سوال

، اوران کی تہدید

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث میں وارد ہے کہ جبرئیلؑ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا «یا محمد اخبرنی عن الاسلام» یعنی یارسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتاؤکہ اسلام کیا شے ہے ؟آپ نے جواب میں فرمایا :

لااله الاالله وان محمد رسول الله وتقیم الصلوة وتوتی الزکوة وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیه سبیلاً قال صدقت » الخ (متفق علیہ)

کہ توگواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کے کوئی لائق نہیں ۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۔ اور نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور ماہ رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اگر تجھے توفیق ہو ۔

دوسری حدیث میں ہے «بنی الاسلام علیٰ خمسٍ » کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے ۔ ان ہر دو احادیث سے معلوم ہوا کہ ایمان متجزی شے ہے جو پانچ اشیا سے مرکب ہے نہ کلی جس کی وجہ سے ہر ایک کو جدا جدا فرد مانا جائے اور جو شے مرکب ہو اور اس میں کسی جزکی کمی پائی جائے تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کل ہی نہیں

، رجل ادعی لغیر ابیہ وہو یعلم فقد کفر » ۔ یعنی جو آدمی اپنے باپ کے غیر کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اس نے کفر کیا ۔

ہ :

بخاری ومسلم کی حدیث بحوالہ مشکوۃ «من ادعی الی غیر ابیہ وہو یعلم فالجنۃ حرام » جس حدیث میں «فقد کفر » کا لفظ ہے وہ «لاترغبوا عن ابائکم فمن رغب عن ابیہ فقد کفر »

دوسری حدیث میں ہے «سباب المسلم فسوقٌ وقتالہ کفرٌ »

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور قتل کرنا کفر ہے ۔ تیسری حدیث میں ہے ۔

«ایما عبد ابق من موالیہ فقد کفر » ۔ جو عبد اپنے آقا سے دوڑ جائے وہ کافر ہے ۔

ن احادیث سے معلوم ہوا کہ جو کفر حدیث من ترک میں ہے اس سے مراد کفران نعمت ہے ۔ اگر کفر مان بھی لیں تو پھر کفر کے مراتب ہیں جیسا قتالہ کفر والی حدیث اور دوسری «بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوۃ » اسی طرح ہے جس طرح ترمذی کی ... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فرق ما بیننا و

نیز حدیث میں ہے ۔

بادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شہد ان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ وان عیسیٰ عبداللہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروحٌ منہ والجنۃ والنار حقٌ ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل ۔ متفق علیہ »

ئ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اَما بعد!

حدیث «من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر » ، ، کو تہدید پر حمل کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں ۔

آیت «اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ » حدیث عبادہ بن صامت سے استدلال سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے ۔ بعض لوگوں نے اس آیت کو اتنا وسیع کر دیا ہے کہ ان کے نزدیک مرزائی ۔ چکڑالوی بلکہ آریہ بھی اس کے تحت آجاتے ہیں ۔ یعنی ان کے خیال میں باوجود کافر ہونے کے ان کی

آن مجید میں ہے :

ف110

ہ بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے ''

ں کی تعریف میں لکھا ہے کہ شرک سے مراد اس جگہ ریاء ہے یعنی دکھاوے کے لئے عمل نہ کرے ۔ جب ریاء بھی شرک ہوئی تو کیا اس پر آیت «اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ » لگتی ہے ۔ اگر کوئی لگانی چاہے تو اس کو کیا جواب دیں گے ؟ یہی دوسری آیتیں حدیثیں بھی دیکھی جائیں جن سے ثابت ہے کہ ریاء اگرچہ شر

1 ۔ « عن عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکروہ وعلی اثرۃ علینا وعلی ان لا ننازع الامر اہلہ وعلی ان نقول بالحق اینما کنا لانخاف فی اللہ لومۃ لائم وفی روایۃ الا ان تروا کفرا بواحاً عندکم من اللہ فیہ برہان » متفق علیہ (مشکوۃ باب الامارت الخ ص319)

ئ

2 ۔ « عن عوف بن مالک الاشجعی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم الذین تحبونہم ویحبونکم وتصلون علیہم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونہم ویبغضونکم وتلعنونہم ویلعنونکم قال قلنا یارسول اللہ افلا ننابذہم عند ذلک قال لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ الا من ولی علیہ وال فرآہ یاتی شیئا من معصیۃ اللہ فلیکرہ ما یاتی من معصیۃ اللہ ولا ینزعن یداً من طاعۃ » رواہ مسلم (حوالہ مذکورہ)

بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہتر امام وہ ہیں جن سے تم محبت رکھو۔ اور وہ تم سے محبت رکھیں۔ تم ان پر درود پڑھو اور وہ تم درود پڑھیں اور تمہارے برے امام جن کو تم برا جانو اور وہ تم کو برا جانیں۔ تم ان کو لعنت کرو اور وہ تمہیں لعنت کریں۔ ہم نے کہا یار

3۔ «عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون علیکم امراء تعرفون وتنکرون فمن انکر فقد برئ ومن کرہ فقد سلم ولکن من رضی وتابع قالوا افلا نقاتلھم قال لا ما صلّوا الا ما صلّوا ای من کرہ بقلبہ وانکر بقلبہ» رواہ مسلم حوالہ مذکورہ

ہ

5-21917

ہکفر ترک الصلوۃ کوان فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس»

ماڈبل غلطی ہے کیونکہ ثانی الذکر میں لباس کا فرق بتلایا ہے نہ ایمان اور کفر کا۔ اور اول الذکر میں ایمان اور کفر کا فرق بتلانا مقصود ہے۔ اس لئے اس میں رجل کے مقابلہ میں کفر کا ذکر کیا ہے۔ یعنی ترک نماز سے انسان کفر تک پہنچ جاتا ہے اور آیہ [illegible] اس کا مؤید ہے۔ مثلاً فاتحہ کو نماز اسی لئے کہا

رہی دوسری حدیث جس میں فرمایا۔ قتالہ کفر یعنی مسلمان سے لڑائی کفر ہے۔ تو اس میں کفر سے مراد جاہلیت کی رسم ہے کیونکہ جاہلیت میں آپس میں قتل وقتال بہت تھا۔ دلیل اس پر قرآن کی آیت ہے جو سورہ حجرات کے پہلے رکوع میں ہے۔

ت9-10

روہ مومنوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کروادو۔ کیونکہ مومن آپس میں بھائی ہیں۔

اس آیت میں آپس میں لڑنے والوں کو مومن فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آپس میں لڑنے سے انسان اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ اس لئے امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں اس آیت سے خارجیوں کی تردید کی ہے جو کبیرہ گناہ کرنے والے پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں ملاحظہ ہو بخاری باب المعاصی من (امر الجاہلیۃ

لڑنے والوں پر مسلم کا اطلاق

ع

ہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین» (مشکوۃ باب مناقب اہل البیت فصل اول)

میرا بیٹا سردار ہے۔ امید ہے خدا تعالی اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے۔

ئ 41ھ میں پوری ہوئی۔ ان جماعتوں سے مراد حضرت حسن اور معاویہ کی جماعت ہے۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت علی جب شہید ہو گئے تو اہل کوفہ نے حضرت حسن کے ہاتھ پر معاویہ سے لڑائی کے ارادے پر بیعت کی۔ چالیس ہزار کی فوج نے حضرت علی کے ہاتھ پر موت کی شرط کرتے ہوئے بیعت کی تھی و

ا المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار»

جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں ملتے ہیں تو قاتل مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

، دل میں خوف پیدا ہو کر میری وجہ سے مسلمان آپس میں لڑیں تو ایسا نہ ہو کہ ان کے خون میری گردن میں ہوں اور میں جہنم کا ایندھن ہوں۔ اس آگ کے برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں جس کی بابت سرور کائنات فرماتے ہیں۔ اس کی گرمی دنیا کی آگ سے ستر گناہ زیادہ ہے اس لئے میں نے دنیا کی عار

ر جلد 4 ص 930

ء اول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ تمہیں گمراہی سے نکالا اور ہمارے آخر کے ساتھ (جس کا میں بھی ایک فرد ہوں) تمہارے خونوں کو روکا اور حکومت چند روزہ ہے۔ اور یہ دنیا ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں چلی جانے والی ہے اور خدا نے اپنے نبی کو فرمایا ہے شاید کہ یہ دنیا کی ڈھیل اور مہلت تمہارے۔

دعا ہے کہ خدا ہمیں بھی اپنا اتنا خوف عطا فرمائے جو ہمارے اور خدا کی نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمارے اختلافات ونزاعات کی وسیع خلیج کو پاٹ کر محبت اور مودّت کا راستہ صاف کردے تاکہ جماعت منظم ہو کر ید اللہ علی الجماعۃ کی مصداق ہو جائے اور اپنی شان کے شایاں کوئی کام کر سکے جس میں اسَ

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، نماز کا بیان، ج2ص38

محدث فتویٰ